بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ ؍ستّرھواں اجلاس

مُباحثات2010ء

﴿اجلاس منعقدہ 14؍مئی 2010ء بمطابق 29؍جمادی الاوّل 1431ھ بروز جمعہ﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	رخصت کی درخواستیں۔	3
3	تحریک التوا نمبر 3 منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل۔	3
4	سرکاری کارروائی۔	17
	(i) بلوچستان حیوانات ذبح کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2010ء)۔	
	(ii) بلوچستان بکری محدود پابندی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2010ء)۔	
5	تحریک التوا نمبر 2 پر عام بحث۔	19
6	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	28

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 14/مئی 2010ء بمطابق 29/جمادی الاوّل 1431ھ بروز جمعہ بوقت صبح 11 بجکر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر، محمد اسلم بھوتانی، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا ؕ عَسٰی رَبُّكُمۡ اَنۡ یُّكَفِّرَ عَنۡكُمۡ سَیِّاٰتِكُمۡ وَ یُدۡخِلَكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۚ نُوۡرُهُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ بِاَیۡمَانِهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَ اغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ O صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡم۔

پارہ نمبر۲۸ سورۃ التحریم آیت نمبر۸

ترجمہ: اے ایمان والو! توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کی توبہ۔ اُمید ہے تُمہارا رب اُتار دے تم پر سے تمہاری بُرائیاں اور داخل کرے تم کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں، جس دن کہ اللہ ذلیل نہ کریگا نبی کو اور اُن لوگوں کو جو یقین لائے ہیں اُسکے ساتھ اُن کی روشنی دَوڑتی ہے اُن کے آگے اور اُن کے داہنے کہتے ہیں اے رب! ہماری پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی اور معاف کر ہم کو بیشک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔ وَمَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلَاغ ۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سوالات نہیں ہوگا کیونکہ کوئی سوال نہیں ہے۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترم قمبر علی گچکی، صوبائی وزیر نے بوجہ ناسازیِ طبیعت آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم انجینئر زمرک خان، صوبائی وزیر نے وفاقی وزیر ریلوے کے ساتھ میٹنگ کی وجہ سے مورخہ 13 اور 14 مئی کے اجلاسوں کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم میر شاہنواز مری صاحب، صوبائی وزیر نے نجی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں) شیخ جعفر خان مندوخیل اپنی تحریک التوا نمبر 3 پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر 3

شیخ جعفر خان مندوخیل: شکریہ جناب سپیکر! میں اسمبلی قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ ”ضلع کچھی (بولان) کے علاقہ لنڈی کھوسہ میں جلد کی بیماری سے 60 بچے جان بحق ہوئے ہیں۔ سرکاری سطح پر بھی 18 ہلاکتوں کی تصدیق ہوچکی ہے“ (اخباری تراشہ منسلک ہے)۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک التوا نمبر 3 پیش ہوئی۔ اسکی admissibility پر جعفر صاحب! اگر آپ بولیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! یہ بیماری جہاں تک میں نے معلومات کی ہیں، گزشتہ کئی سالوں سے ان علاقوں میں آرہی ہے۔ اسوقت پریس نے اس کو کافی highlight کیا ہے اس وجہ سے میری کوشش تھی کہ اسمبلی کے نوٹس میں لاؤں۔ اسی کے through حکومت کے نوٹس میں بھی آجائے۔ اور پتا نہیں یہ کہاں تک پھیلتی ہے۔ ابھی تک انہوں نے ساٹھ بچوں کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے۔ اور محکمہ صحت نے ابھی تک اس پر کوئی خاص دلچسپی نہیں لی ہے۔ بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر محکمہ صحت اس میں دلچسپی لیتا تو یہ repeat نہیں ہوتا۔ پچھلے سال اس پر کوئی کام ہوتا تو یہ بیماری دوبارہ repeat نہیں ہوتی۔ آگے ڈر ہے کہ یہ کوئی وباء کی صورت اختیار کرکے

مختلف علاقوں میں پھیل نہ جائے۔ بڑی عجیب بیماری ہے اسمیں بچوں کا گوشت گلنا شروع ہوجاتا ہے' زخم میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔اور ڈاکٹروں نے زخم کو لاعلاج قرار دیا ہے یہ اسکی پریس کی رپورٹنگ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بیماری کے اُوپر حکومت کو ہر لحاظ سے توجہ دینی چاہئے کنٹرول کرنا چاہئے۔ ورنہ یہ وباء کی صورت اختیار کر کے پورے صوبے میں پھیل سکتا ہے۔اور تشویش کی بات یہ ہے اس سے پہلے بھی یہ بیماری ہوتی رہی ہے اور حکومت نے اس پر توجہ نہیں دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں ساٹھ بچوں کی ہلاکت بہت بڑا نقصان ہے اور انسانیت کی بڑی توہین ہے۔ اس کے اُوپر حکومت کوئی توجہ دے' ان کے ٹیسٹ کراو کر اسکے نمونے حاصل کر کے بیرون ملک ٹیسٹ کے لئے بھجوائیں۔ کوئی اسکی روک تھام کیلئے کوشش کی جائے کہ ایسا نہ ہو بھائی کہ rural area کے بچے ہیں ان کی کوئی پرواہ نہیں۔ اگر کوئٹہ سٹی میں کچھ ہو جائے اس پر تو وہ لوگ تھوڑی توجہ دے دیتے ہیں۔ لیکن جہاں تک rural area ہے مختلف بیماریوں سے آج تک سینکڑوں لوگ مرے ہیں۔اور یہ ایک سال میں ساٹھ بچوں کا مرنا انتہائی تشویش کی بات ہے۔حکومت سے یہ request ہے کہ اس کے اُوپر وہ توجہ دے دے۔آج اس تحریک التوا پر مکمل بحث شاید نہ ہوسکے کیونکہ ٹائم کی کمی ہے۔اور ایک تحریک التوا already منظور ہو چکی ہے جس کے اُوپر بحث ہے۔ وزیر صحت بیٹھے ہوئے ہیں آپکے توسط سے۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ بات کرلیں۔منسٹر صاحب! پلیز۔دیکھیں آپ ڈیکورم کا خیال رکھیں۔جی شیخ جعفر خان!

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں نے بھی غلطی کی کوئی اچھے آدمی کیلئے لے آتا وہ تو خود ہی بیمار ہیں۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! آپ continue کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: وہ خود بیمار ہیں اُن سے میں کیا بیماروں کا علاج کرواؤں۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پلیز اسمبلی کے تقدس کا خیال رکھیں۔ پلیز! آپ کی جب باری آئیگی تو اسوقت آپ کہہ دیجئے گا جو بھی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: ابھی ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ایسے اگر وزیر صحت۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! آپ personal اُس پر remarks نہ دیں۔آپ مسئلہ بیان کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: نہیں اُس نے خود شروع کیا ہے concerned جو اُس علاقے کا ممبر ہے وہ خود اس بیماری کی تفصیل دے دیگا۔ میں نے تو اُسے کچھ نہیں کہا۔

جناب سپیکر: آپ مسئلہ بیان کریں۔ہم گورنمنٹ سے پوچھ لیتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں کہتا ہوں request کی ہے کہ وہ وزیر صحت، وہ ایک دم اُچھلنا جیسا کہ میں نے کہا وہ اُچھلنا شروع کر دیتے ہیں۔اُچھلنے کی کیا ضرورت ہے۔proper کوئی تسلی سے جواب دے دیں۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پلیز۔آپ منسٹر صاحب ماشاءاللہ پڑھے لکھے ہیں اسمبلی کے تقدس کا آپکو احساس ہونا چاہئے۔پلیز! پلیز جعفر صاحب! جی سلیم کھوسہ صاحب!

جناب سلیم احمد کھوسہ (وزیر حج و اوقاف، عشر و زکوٰۃ): شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک اہم نوعیت کی تحریک ہے۔جناب عالیٰ! یہ جو بیماری ہے لنڈی کھوسہ میں، تقریباً چالیس پچاس سال پرانی ہے۔اور اس طرف کبھی بھی کسی نے توجہ نہیں دی۔کچھ مریض 11 مارچ کو یہاں کوئٹہ میں آئے تھے۔تو پھر گورنمنٹ آف بلوچستان نے اس کی طرف توجہ بلکہ پرائم منسٹر صاحب نے بھی اس کا نوٹس لیا۔تو یہاں جب یہ بچے آئے تو اُن کا علاج وغیرہ چلتا رہا کافی عرصہ لیکن diagnose نہیں ہو پا رہا تھا کہ یہ کیا بیماری ہے۔یہاں ہمارے پاس لیبارٹریز اس level کے نہیں کہ یہ پتا چل سکے۔تو پھر اسلام آباد میں رابطہ کیا گیا۔تو وہاں پرائم منسٹر کے مشیر ہیں ڈاکٹر فضیلہ عباسی صاحبہ انہوں نے نوٹس لیا اور بلوچستان کے ڈائریکٹر ہیلتھ کے ساتھ اُنکا رابطہ تھا۔پھر وہاں سے ایک skin specialist یہاں آیا۔یہ first /second week مارچ کی بات ہے۔تو انہوں نے یہاں سے اُنکے نمونے لیکر اسلام آباد چلا گیا لیکن وہاں بھی پتہ نہیں چل سکا۔تو میرے خیال میں یہ first week of April، تو یہ samples لندن بھجوائے گئے اسلام آباد میں بھی شاید یہ facilities موجود نہیں تھیں۔تو یہ samples وہاں بھجوائے گئے تا کہ diagnose ہو سکیں کہ آیا یہ کیا بیماری ہے؟ تو انہوں نے کہا اس میں تقریباً کوئی چھ سے سات یا آٹھ ہفتے لگ سکتے ہیں۔تو بلوچستان کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ اس پر مسلسل رابطے میں ہیں۔میرا بھی اُن کے ساتھ وقتاً فوقتاً رابطہ ہے اور لُنڈی کھوسہ میں جو اس مرض میں مبتلا ہیں اُن کے parents کے ساتھ بھی ہے۔تو کل پرسوں سے پھر اُن بچوں کی بیماری میں بہت زیادہ شدت آ گئی ہے۔سر! اس ایوان کے توسط سے آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ اس قسم کی رولنگ دیں کہ وہ بہت ہی متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔اس وقت وہ بچے بہت ہی کرب اور تکلیف سے گزر رہے ہیں۔تو گورنمنٹ آف بلوچستان ان کے لئے کچھ اسطرح کا بندوبست کرے کہ ان کو اسلام آباد یا کراچی کے کسی اچھے ہسپتال میں شفٹ کیا جائے وہاں اُن کا کچھ علاج معالجہ ہو سکے جب تک لندن سے وہ رپورٹیں آئیں اور پتا چلے کہ کیا بیماری ہے۔تو یہ آپ سے گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی ہیلتھ منسٹر صاحب! ایک منٹ! سردار اسلم صاحب کچھ بولنا چاہتے ہیں' آپ آخر میں بولیں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): کیونکہ یہ حلقہ سلیم کھوسہ صاحب کا ہے۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: یہ کچھی میں ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات: سر! اُس میں یہ تھا' اخبار میں ہے' میری بات تو سنیں بھائی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر آبپاشی و برقیات: سر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اخباری خبر میں جو ساٹھ بچوں کی ہلاکت کا ہے۔ جس پر جعفر خان نے تحریک التوا پیش کی ہے۔ آیا ان ساٹھ بچوں کی ہلاکت کی اخباری خبر واقعی درست ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: وہ سلیم صاحب نے بتایا کہ درست ہے۔

وزیر حج و اوقاف' عشر و زکوٰۃ: تعداد اس سے کم ہے لیکن ہلاکتیں ضرور ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: علی مدد جتک صاحب! منسٹر ہیلتھ صاحب! ذرا ایک منٹ! میں انکی بات سنوں۔ منسٹر صاحب! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جب یہ تمام معزز اراکین بول دیں تو آپکو آسانی ہوگی۔ سب کی باتیں سن کر آپ آخر میں جواب دیں۔ نہیں ابھی تھوڑا اہم۔۔۔ پھر میں آپکو موقع دیتا ہوں۔ گیلو صاحب! آپ اس بیماری کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ظہور بلیدی صاحب! اسی حوالے سے اگر کوئی بات ہے۔ جی بتائیں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے و بی سی ڈی اے): تھینک یو جناب سپیکر! جعفر خان مندوخیل صاحب نے جو تحریک التوا پیش کی ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں۔ اور یہ نہ صرف یہاں ہے بلکہ میرے خیال میں محکمہ صحت کی unefficiency کی وجہ سے پورے بلوچستان میں اگر ہم باریکی سے دیکھیں تو بہت سے cases اس طرح کے آئیں گے۔ جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کی بات کرتا ہوں۔ کوئی چھ یا سات مہینے پہلے میں نے چیف سیکرٹری کو ایک letter لکھا تھا اور منسٹر صاحب کے شاید knowledge میں لایا ہے۔ خاص کر کے کیچ میں تین چار تحصیلیں کولوہ' بالگتر' زامران اور دشت جہاں سے اصغر صاحب الیکٹ ہو کر آئے ہیں۔ تو اُدھر میں اسمبلی کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں اور میرا اندازہ بھی یہی ہے۔ بالکل وہاں 80% یا 90% لوگوں کو ہیپاٹائٹس A,B,C اور اسکے ساتھ ساتھ tuberculosis کی بیماری میں لوگ مبتلا ہیں۔ تو میں نے سابق چیف سیکرٹری جناب ناصر محمود کھوسہ صاحب کو باقاعدہ لکھا کہ آپ مہربانی کریں ایک ٹیم بھیجیں تاکہ وہاں جا کر اُن کی رجسٹریشن کرے اور اگر ہمارے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس کچھ اسطرح کی سہولتیں موجود نہیں ہیں تو ہم کسی NGO's کو

request کر سکتے ہیں تا کہ وہ وہاں جا کر لوگوں کی دادرسی کرے۔ تو اسکے جواب میں انہوں نے مجھے لکھا کہ جی آپ ساٹھ یا ستر لاکھ روپے اپنے ایم پی اے فنڈز سے دے دیں تو ہم یہ کر سکتے ہیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ جی اگر میں آپ کو ساٹھ ستر لاکھ روپے دے دوں تو اسکی کیا گارنٹی ہوگی کہ آپ لوگ جا کر وہاں لوگوں کی رجسٹریشن کریں گے؟ لیکن ابھی تک اس مسئلے پر کچھ نہیں ہوا ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر! جہاں سے میں الیکٹ ہو کر آیا ہوں۔ وہاں صرف ایک RHC بنا ہے جو 1974ء میں جب مرحوم جام غلام قادر صاحب وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے visit کیا تھا اور انکی مہربانی تھی انہوں نے دے دیا ہے۔ میں نے اپنے PSDP فنڈز میں سے ہیلتھ کے لئے ایک RHC اور دو BHU's کا لکھ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ جو particular تحریک التوا ہے اس بیماری کے حوالے سے اُسکے متعلق اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ بات کریں۔ آپ نے تو ایک general discussion شروع کر دی ہے۔

وزیر جی ڈی اے و بی سی ڈی اے: یہ بھی اُس سے connected ہے health کے حوالے سے، یہ بھی اہم ہے جناب سپیکر صاحب! تو وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف لا چکے ہیں ابھی تک محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات plus ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کوئی اس طرح کی توجہ show نہیں کر رہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ اس مالی سال میں ممکن نہیں ہے۔ تو جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں اور چیف منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ ہیلتھ ہمارا ایک اہم شعبہ ہے اور اس میں بہت ہی کمی اور کوتاہیاں ہیں۔ تو میں پورے بلوچستان کی بات کرتا ہوں اور خاص کر اپنے حلقے کی جس میں جو چار تحصیلیں ہیں جہاں ستر سے اسی لوگ ہیپاٹائٹس A , B , C اور tuberculosis میں مبتلا ہیں۔ تو وزیر اعلیٰ صاحب اور ہیلتھ منسٹر صاحب ذاتی طور پر توجہ دیں اور وہاں لوگوں کی دادرسی کی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی ok۔ ok۔ دیکھیں راحیلہ صاحبہ! آپ اسی particular سے متعلق۔ دیکھیں ابھی یہ بحث کیلئے منظور نہیں ہوئی ہے۔ میری گزارش سنیں according to the rules movers نے بات کی، گورنمنٹ کا مؤقف منسٹر صاحب سے ہم نے سننا ہے۔ ہم نے پہلے ہی بحث شروع کر دی۔ جی منسٹر صاحب! آپ پلیز! اس پر بتائیں، اس particular تحریک التوا کے حوالے سے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: گیلو صاحب! آپ نے بات کر لی ناں۔

وزیرخزانہ: جی نہیں۔

جناب سپیکر: اِنکا حلقہ ہے ذرا یہ بھی بات کرلیں۔آپ بات کریں۔پھر منسٹر صاحب۔

وزیرخزانہ: بہت بہت شکریہ سپیکر صاحب! ہمارے آنریبل ممبر جعفرخان صاحب نے جوتحریک التوا پیش کی ہے اسکی بالکل میں حمایت کرتا ہوں۔چونکہ اسکا میرے حلقہ انتخاب سے تعلق ہے۔سپیکر صاحب! یہ بیماری تقریباً آج سے پندرہ سال پہلے کی ہے۔ ہمارا جو ایک reduced area ہے لُنڈی کھوسو اللہ کی شان ہے یہ بیماری صرف یہاں تک محدود ہے۔ ۔اِس گاؤں کے اس طرف مشکاف ہے اُدھر بنگلزئی اور دوسرے لوگ رہتے ہیں۔اُس طرف ناڑی بینک ہے وہاں لہڑی رہتے ہیں۔مگر یہ صرف لُنڈی کھوسو تک محدود ہے۔پچھلے دنوں میں اپنے دورے کے دوران وہاں گیا تھا۔اوراُن خاندانوں سے بھی میں ملا تھا جومتاثرین تھے۔سپیکر صاحب!ان کی یہ حالت ہوگئی تھی بالکل آپ ان کو دیکھ بھی نہیں سکتے اُن کی آنکھوں انکے کانوں اورجسم کے ہر حصے سے کیڑے نکل رہے تھے۔وہاں میرا ایک دوست جناب منظور کھوسہ اُس کا تقریبا اٹھارہ سال کا بیٹا وہ بھی اس مرض میں مبتلا تھا اُنھوں نے اپنے بیٹے کو آغاخان ہسپتال کراچی لے گیا وہاں بیس بائیس لاکھ روپے خرچ کیے اس کے باوجود اسکی جو cause ہے معلوم نہیں ہوسکی کہ اُسکو کیا ہے۔ابھی میں نے کچھ ڈاکٹروں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک خاص قسم کا کینسر ہے۔پچھلے دنوں ان میں سے کچھ مریض کوئٹہ لائے تھے یہاں انکوایڈمٹ کیا گیا۔مگر یہاں بھی اس مرض کی تشخیص نہ ہوسکی۔منسٹر ہیلتھ نے کہا تھا کہ کچھ بچے ہم باہر بھیجتے ہیں تاکہ وہاں انکا علاج معالجہ ہومگراس کا منسٹر ہیلتھ ہی بتاسکتے ہیں کہ ان کو بھیج رہے ہیں یانہیں کیا رپورٹس ہیں؟ جس وقت میں اِس علاقے کے دورے پر گیا تھا توان بچوں کو میں نے دیکھا تھا' ان کے خاندان کے لئے کیونکہ ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا اسلئے انکے لئے میں نے ایک ایک لاکھ روپے کا اعلان بھی کیا تھا اور وہ پیسے بھی میں نے کل بھیج دیے ہیں۔ مہربانی سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب! آپ بتائیں۔

حاجی عین اللہ شمس (وزیرصحت): شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ معاملہ ہیلتھ سے متعلق ہے' دوتین باتیں وضاحت طلب ہیں۔ایک یہ کہ کیا یہ بیماری پھیل سکتی ہے؟ دوسری یہ کہ کیا اس کا علاج ممکن ہے؟ تیسری یہ کہ کیا اس کا تدارک کیا ہونا چاہیے یا کیا ہے؟ ڈرماٹالوجی ڈیپارٹمنٹ نے مجھے رائے دی ہے کہ اسکا دنیا بھر میں کہیں کوئی بھی علاج ممکن نہیں ہے۔ دنیا میں کہیں بھی اس کو زیروڈرما کہتے ہیں۔ ڈرماٹالوجی ڈیپارٹمنٹ نے اس بیماری کا نام رکھا ہے''زیروڈرما'' یہ لاعلاج مرض ہے۔اور یہ مرض پھیل نہیں سکتا ہے' یہ غلط ہے کہ پھیلتا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اسکی بنیادی cause کیا ہے کہ یہ بیماری بنتی کیوں ہے؟ لنڈی کھوسہ والوں کے پاس میں خود گیا ہوں۔ اُن لوگوں کو میں نے خود جو بچے تھے بی ایم سی ایچ میں' اُن کو میں نے پیسے دیے ہیں اور ثمینہ صاحبہ میرے ساتھ تھیں' ساٹھ ہزار اُس نے دیے اور ستر ہزار میں نے دیے۔ کوئی بائیس لاکھ روپے کے قریب ہم نے ادویات اُنہیں دی ہیں بات یہ ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں جناب سپیکر صاحب! توجہ چاہتا ہوں۔ اس کا بنیادی جو کاز بتایا گیا ہے میڈیکل سائنسز کے حوالے سے وہ یہ بتاتے ہیں کہ جو تین گاؤں ہیں لنڈی کھوسہ کے اسمیں گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں صرف ایک خاتون باہر سے آئی ہے۔ یہ اپنے قریبی رشتہ داروں میں رشتہ داریاں کرتے ہیں۔ تو یہ موروثی بیماری ہے یہ کوئی وائرس باہر سے آ کر پھیل نہیں چکا ہے ہم نے ادھر بھی اپیل کی ان لوگوں سے جو ہسپتال آئے تھے کہ خدا کیلئے اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ '' آپ شادیاں باہر میں کیا کریں تا کہ آپ کی نسل کی نشوونما بہتر ہو'' میں گزارش کرلونگا آپ بھی گزارش کرلیں سارے اراکین اسمبلی لنڈی کھوسہ والے سے گزارش کرلیں کہ اس کے تدارک کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ خدا کیلئے وہ باہر سے شادیاں کیا کریں جب تک باہر سے شادیاں نہیں کرینگے اس معاملے کا تدارک نہیں ہوسکتا۔ اور جہاں تک جعفر خان صاحب کی بات کا تعلق ہے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے توجہ نہیں دی ہے' میں ثمینہ رازق صاحبہ اور ڈی جی ہیلتھ' سیکرٹری ہیلتھ اور ایم ایس صاحب ہم گئے تھے۔ ہم نے ادویات بھی تقسیم کی ہیں ساری رپورٹس لی ہیں اس کا جو انفارمر ہے ذرا اس کے کان کھینچ لیں کہ بھئی آپ مجھے غلط اطلاعات کیوں دے رہے ہیں۔ اور پہلے جو بھی بیماری ہے کسی ڈاکٹر سے وہ مشورہ لیا کرے اور ویسے بھی انہوں نے اوپر والوں کو رپورٹ دینی ہے وہ رپورٹ دیدینگے کہ میں نے جمیعت علماء اسلام والوں کو لتاڑا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ دیکھیں منسٹر ہیلتھ نے بات کرلی گیلو صاحب! منسٹر ہیلتھ نے بات کرلی۔ دیکھیں جی ظہور صاحب! ایک منٹ۔ جی سلیم کھوسہ!

وزیر حج واوقاف' عشر وزکوٰۃ: جناب سپیکر صاحب! میں دو باتیں کہونگا وزیر ہیلتھ صاحب قابل احترام ہیں لیکن اسوقت اس اسٹیج پر یہ کہنا کہ وہ ان کی بیماری کو لاعلاج قرار دیدینا یہ میرے خیال میں نامناسب ہوگا کیونکہ ان کی رپورٹیں گئی ہوئی ہیں ان کے جو samples گئے ہوئے ہیں لندن۔ جب تک وہ واپس نہیں آ جاتے ہیں کم ازکم آپ ایک ذمہ دار بندہ ہیں اس فلور پر ایسی بات نہ کہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر حج واوقاف' عشر وزکوٰۃ: دوسری بات جناب سپیکر صاحب!

وزیر صحت: وضاحت فرمائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ صاحب! You are a part of the cabinet. آپ اسطرح بات کررہے ہیں جیسے آپ اپوزیشن بنچز سے ہیں اور گورنمنٹ سے۔۔۔۔(مداخلت) نہیں آپ کا حق نہیں ہے ۔۔۔(مداخلت) نہیں ٹھیک ہے آپ وزیراعلیٰ صاحب سے بات کریں آپ گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔آپ گورنمنٹ کوخود۔۔۔۔۔

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: جناب سپیکر صاحب؟

جناب سپیکر: جی آغا صاحب!

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: جناب سپیکر!۔۔۔(مداخلت)

وزیر حج واوقاف' عشروزکوٰۃ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: سلیم ٹھیک ہے آپ کی بات ہوگئی ناں۔

وزیر حج واوقاف' عشروزکوٰۃ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کیا بات ہے بتائیں؟

وزیر حج واوقاف' عشروزکوٰۃ: میری گزارش صرف یہ ہے کہ اس وقت یہ بچے بہت ہی تکلیف سے گزر رہے ہیں۔اور ایک تو وہ بہت گرم ترین علاقہ ہے اگر علاج معالجہ کیلئے ان کو اسلام آباد یا کراچی کے کسی اچھے ہسپتال میں فوری طور پر شفٹ کیا جائے۔ یہ آپکے توسط سے میں چیف منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں وہ یہاں موجود ہیں۔

جناب سپیکر: قائد ایوان اگر توجہ دیں' پلیز! قائد ایوان اگر توجہ دیں.requesting him please

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (قائد ایوان): جناب سپیکر صاحب! میں بات کررہا تھا جس طرح عین اللہ شمس صاحب نے کہا یہ inter marriages میں یہ genetic defects پیدا ہوجاتے ہیں۔تین چار پانچ چھ جو generations میں اِنکے inter marriages ہوتے ہیں ان میں genetic defect ہوتے ہیں۔آپ جو کہہ رہے تھے ٹھیک کہہ رہے تھے۔تو جس طرح سلیم خان نے کہا کہ ان کے ڈی این اے سب کچھ لندن ٹیسٹ کے لئے بھیجا گیا ہے اُس کے بعد جب آجائے گا تو دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے منسٹر صاحب! سلیم صاحب! ٹھیک ہے ہوگئی ناں بات۔تو چیف منسٹر صاحب نے' He has responded and he has listened you what else you

needed from the Chief Minister . The Chief Minister has listened you carefully and he has responded what you said . What else you need from the Chief Minister, please .

جی ڈاکٹر آغا عرفان صاحب!

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب! چونکہ ہمارے آنرایبل منسٹر نے کافی وضاحت سے اس بارے میں کہا کہ جو ہمارے ڈاکٹرز ہیں وہ وہاں گئے ہیں ان کو چیک بھی کیا ہے۔ اور اُن کی ٹیسٹ رپورٹ لندن بھیجی ہے۔ اور یہ چونکہ اس سے پہلے کبھی یہاں اسکرین میں نہیں آیا تھا۔ ہسپتالوں میں اسکا اور زیروڈرما کے بارے میں چونکہ it is autoimmune disorder یہ کوئی وائرس یا کوئی بیکٹیریا یا اس ٹائپ کی چیز نہیں ہے۔ اگر کانجینائٹل ہے بھی یعنی hereditary تو اُس حوالے سے بھی ہم اُسوقت سر! بات کر سکیں گے جب اس کی رپورٹس آجائیں اس وقت ابھی یہ patients جو نیوز پیپرز میں جو اُنکے interviews ہیں وہ pain درد کی شکایت کرتے ہیں بہت تکلیف میں ہیں۔ بچے بھی ہیں ان میں خواتین بھی ہیں۔ تو جناب سپیکر! اگر ہم اور ہمارے آنرایبل سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں آج اللہ کا شکر ہے ہمارے پی اینڈ ڈی کے منسٹر بھی آگئے ہیں فنانس کے۔ تو kindly ان کو وہاں سے کوئٹہ لایا جائے ٹھنڈا علاقہ ہے جیسے ہمارے آنرایبل منسٹر نے کہا اور اس کے علاوہ یہاں ہمارے ڈاکٹر جعفر مینگل صاحب ہیں وہ اچھے skin specialist ہیں۔ تو یہاں مزید ان کے ٹیسٹ کیے جائیں۔ اور یہ relief ہم ان کو اس وقت immediate دے سکتے ہیں۔ تو kindly اگر انکے لئے کوئی بندوبست کیا جائے تاکہ یہ بی ایم سی یا سول ہسپتال شفٹ ہو جائیں۔ اوان کا یہاں اچھی طرح خیال رکھا جا سکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی چیف منسٹر صاحب کچھ کہہ رہے ہیں۔ جی چیف منسٹر صاحب!

قائد ایوان: جی جناب سپیکر! ان کو حکومت بلوچستان اپنے خرچے پر اسلام آباد اور کراچی جہاں بھی یہاں کے ڈاکٹرز refer کریں ان کے علاج کا جو خرچہ ہے ہم برداشت کرینگے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب کی مثبت یقین دہانی کے بعد تحریک التوا نمبر 3 نمٹائی جاتی ہے۔ جی آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

حاجی علی مدد جتک: بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم۔ جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے پر آپ کی توجہ خصوصاً نواب صاحب کی کہ میرے حلقہ انتخاب سریاب میں پچھلے ایک مہینے سے پانی نہیں ہے اس سے پہلے کچھ

یونین کونسل میں ایک گھنٹے کیلئے پانی چھوڑا جاتا تھا' پچھلے ایک مہینے سے پورے سریاب میں ایک قطرہ پانی بھی نہیں ہے۔سریاب ایک تاریخی علاقہ ہے' اگر وہ کوئٹہ کا حلقہ نہیں ہے تو اس پر توجہ نہ دی جائے تو پروا نہیں ہے۔ میں بار بار واسا والوں کے پاس گیا ہوں۔میرا حلقہ یونین کونسل 58-59 میں سمجھتا ہوں یہ ایک ہی یونین ہے۔ میرے حلقے میں آٹھ یونین کونسل آتی ہیں کوئٹہ کے تمام حلقوں سے بڑا ہے۔کوئٹہ کے چھ حلقوں میں پی بی 5 اور پی بی 6 سب سے پسماندہ حلقے ہیں ان پر توجہ دی جائے۔کیونکہ گرمیوں میں سبی' نصیر آباد اور خضدار کے بہت سے لوگ سریاب میں آ کر آباد ہوتے ہیں۔جناب سپیکر! اگر اس پر توجہ نہیں دی گئی حلقے کے تمام لوگ روزانہ آتے ہیں کہ ہم روڈ بلاک کرتے ہیں۔میں اُڈا سے اپیل کرتا ہوں کہ سریاب آپ کا ہمارا سب کا گھر ہے۔

جناب سپیکر: آپ کس سے اپیل کرتے ہیں؟

حاجی علی مدد جتک: جی؟

جناب سپیکر: کس سے؟

حاجی علی مدد جتک: نواب صاحب سے۔تو میرے حلقے میں پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔فی ٹینکر چھ سو روپے میں غریب لوگ کہاں سے لائیں؟ ایک تو پسماندہ علاقہ ہے بایدہے کہ آپ لوگ اس پر توجہ دیں۔ایک مہینے سے میں ایم ڈی واسا سے contact کر رہا ہوں وہ کبھی میٹنگ میں ہے کبھی اسلام آباد میں ہے واسا کے منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔براہ مہربانی ہمارے اس پسماندہ حلقے پر' سریاب کا معنی ہے پانی۔

جناب سپیکر: علی مدد جتک صاحب! آپ کا پوائنٹ on record آ گیا۔جی وزیر واسا صاحب۔اچھا جی قائد ایوان صاحب!

قائد ایوان: میں ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ بولان میڈیکل کمپلیکس سے' بولان میڈیکل کالج سے بی اے کی ڈگری حاصل کریں۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: جی منسٹر واسا سے پوچھتے ہیں۔

جناب محمد اسمٰعیل گجر (وزیر شہری منصوبہ بندی وترقیات): سر! جناب علی مدد جتک نے جو مسئلہ بیان کیا اس سلسلے میں میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں یہ آپ سے related ہے? You are the Minister of WASA

وزیر شہری منصوبہ بندی وترقیات: جناب سپیکر صاحب! میں یہاں یہ مسئلہ چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ کوئٹہ پیکیج کے لئے جو اماؤنٹ واٹر سپلائی کیلئے دی گئی تھی' اس میں ہائی ڈراک کے ٹیوب ویلز ہیں

سات کلومیٹر جو سریاب کا بیلٹ ہے جیسے علی مدد جتک صاحب نے کہا بلکہ اس سے آگے تک جو تقریباً دکانی بابا چوک اور ریلوے جوائنٹ روڈ ریلوے سوسائٹی کالونی اِن تمام areas کا بڑے بہترین طریقے سے یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ اگر یہ ہائی ڈراک ٹیوب ویلز جن کے اُوپر لوگوں نے قبضہ کررکھا ہے۔ میں چیف منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں جناب! میں چیف منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: قائدایوان صاحب سے گزارش ہے کہ اگر اسمبلی کی۔۔۔(مداخلت) جی آپ بات کریں۔ آپ کی بات جو ہے .It is being recorded آپ بات کرلیں۔

وزیر شہری منصوبہ بندی وترقیات: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ہائی ڈراک کے جو ٹیوب ویلز ہیں جن کے اوپر لوگوں نے قبضہ کررکھا ہے۔ انکا قبضہ ختم کردیا جائے جو پروجیکٹ واسا۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: جی جی آپ بولیں۔

وزیر شہری منصوبہ بندی وترقیات: ہائی ڈراک کے جو ٹیوب ویلز ہیں۔۔۔(مداخلت) مولانا واسع صاحب سر! ہم کو سنتے ہیں آپ مہربانی کرکے ہمارے مسئلے پر توجہ دیں first time اُٹھ کر بولنے کی کوشش کررہا ہوں وہ بھی آپ نہیں سن رہے ہیں آپ اپنے بس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آپ اپنی بات کریں۔

وزیر شہری منصوبہ بندی وترقیات: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو سات ارب روپے واسا کے جو بے دردی سے کوئٹہ شہر کے خراب کئے گئے اسمیں ایک پراجیکٹ' یہ واحد پراجیکٹ ہے جس کا ذکر علی مدد جتک نے کیا ہے ہائی ڈراک ٹیوب ویلز ہیں اگر ان کو start کردیا جائے جن کے اوپر وہاں کے مقامی لوگ قابض ہیں۔ اگر ان کے قبضے کو چھڑالیا جائے تو میں سمجھتا ہوں سریاب کا سات کلومیٹر بیلٹ کا جو پانی کا مسئلہ ہے وہ حل ہوسکتا ہے۔ لہٰذا میں چیف منسٹر صاحب سے request کرونگا کہ بی ڈی پراجیکٹ ڈائریکٹر کو بلا کر اسکو پابند کیا جائے اور ہائی ڈراک کے جو ٹیوب ویلز ہیں ان کو فوراً start کیا جائے انشاءاللہ یہ مسئلہ حل ہوجائیگا۔

جناب سپیکر: نواب صاحب! یہ آپکی کیبنٹ ہے گورنمنٹ سے سوال کررہی ہے۔.It is very strange جی منسٹر صاحب! آپ۔ اب میرے لئے .It is very difficult to conduct in House

قائدایوان: جناب سپیکر! خوش قسمتی سے الحمدُ للہ یہاں حزب اختلاف نہیں ہے۔ صرف پیر صاحب ہیں۔ حزب اختلاف کے رکن پتا نہیں واحد ہے یا خمسہ ہے مطلب پیر صاحب میں ان کی طرف اشارہ کررہا ہوں پیر صاحب غائب۔ پیر صاحب کیا کرنے گئے ہیں یہ مجھے پتا نہیں پہلے تو ان سے میں نے پتا کرنا ہے کہ وہ کہاں

گئے ہوئے تھے۔مطلب پیر صاحب کوُدیکھیں جی اس وقت حزب اختلاف کا ایک ہی رکن ہے ان کو یہاں موجود ہونا چاہیے۔

Mr . Speaker: He was here . May be
کہیں گئے ہونگے۔

قائدایوان: ابھی پیر صاحب میرے بارے میں وہ ٹیلیفونک خطاب یا آپ کے بارے میں کہتے ہیں۔لیکن پیر صاحب کو یہاں ہونا چاہیے اور پیر صاحب کا میں آپ کے اسمبلی عملے کو یہ گزارش کرتا ہوں کہ اُن کو اس بات کی
It is marked in action with a red pen .

Mr . Speaker: He was here .

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیکھئے ڈاکٹر صاحب! آج بہت کارروائی ہے دو گھنٹے کی بحث ہے سرکاری بل ہے جمعہ کی نماز کا وقت ہے Please cooperate with the Chair , I request you all the Honourable Members and the Ministers . جی منسٹر واسا!

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر پی واسا و QGWSP): جناب سپیکر! واسا کے حوالے سے علی مدد جتک صاحب اور گجر صاحب نے جو بات کی ہے یقیناً کوئٹہ میں پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے ابھی کا نہیں ہے بہت پہلے کا ہے۔اور میں یہ سمجھتا ہوں پورے بلوچستان میں' آپ اگر خاران جائیں وہاں تو پانی ملتا ہی نہیں ہے بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اور کئی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے پانی نہیں ہے۔سریاب میں جو پانی نہیں ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہاں ایک دو ہی ٹیوب ویل ہیں جہاں سے پانی آرہا ہے۔باقی جہاں گجر صاحب نے سی ایم صاحب سے کچھ ٹیوب ویل منظور کرائے تھے وہ لگائے ہیں وہ بھی فنکشنل نہیں ہیں۔پچھلی حکومت میں دشت کے پاس دس ٹیوب ویلز لگائے گئے ہیں ان علاقوں کے لئے' بدقسمتی سے وہ connect نہیں ہورہے ہیں۔وہاں اسمیں غلطی یہ ہوئی واسا کی' جس ٹائم ٹیوب ویل لگائے گئے وہاں زمینداروں سے ان ٹیوب ویلز کی زمین ٹرانسفر نہیں کی گئی تھی ابھی جو وہاں زمیندار ہیں وہ نہیں چھوڑ رہے ہیں کہ جب تک ہماری بات نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: نہیں منسٹر صاحب! جتک صاحب نے جو point raise کیا ہے کہ ایک مہینے سے پانی نہیں آرہا ہے۔

وزیر پی واسا و QGWSP: میں اسی پر آرہا ہوں جناب سپیکر! اس حوالے سے سی ایم صاحب کی سربراہی

میں میٹنگ ہوئی تھی پھر سی ایم صاحب نے منسٹر فنانس کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی تھی کہ دشت کے ٹیوب ویلوں کا مسئلہ حل کر دیں۔ اگر یہ connect ہوگئے تب جا کر کے کوئٹہ میں پانی کا مسئلہ حل ہوگا۔ تو منسٹر فنانس نے پھر پتا نہیں اس پر کیا ہوا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی ok. ok۔ جی سینئر منسٹر صاحب! آپ بولیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب! یہ واسا والی بات یا یہاں پانی کا جو مسئلہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ پی ڈی صاحب کے آنے سے کاموں میں کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ کیونکہ NLC مشرف صاحب کے دَور میں یہ پراجیکٹ جس کمپنی کو دیا گیا تھا تو کافی اسمیں پریشانیاں اور خامیاں تھیں۔ اب جو موجودہ پی ڈی ہے اس کے دَور میں تین چار اجلاس سی ایم صاحب نے خود بلائے اور پی اینڈ ڈی والوں نے، ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے ان کو بلایا۔ تو انشاء اللہ اس پر کافی پیش رفت ہوگئی ہے۔ لیکن میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ تمام کام مکمل ہوگیا۔ لیکن ابھی پٹڑی پر معاملہ چل پڑا انشاءاللہ جلد یہ سارے start ہوجائینگے۔

جناب سپیکر: منسٹر واسا کوشش کریں کہ علی مدد جتک نے جو point raise کیا ہے ان کی grievances کو redress کریں۔ جی راحیلہ صاحبہ!

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن): محترم سپیکر! تھینک یو۔ میں آپ کے توسط سے اراکین کی توجہ اس اہم issue پر لانا چاہتی ہوں کہ یہاں پچھلے پانچ سال سے اسمبلی میں PLSP کا ایک پراجیکٹ ہے USAID کا جو------

جناب سپیکر: کیا ہے جی؟

وزیر پراسیکیوشن: یہ USAID کا Pakistan Legislative Strengthening Project ہے جو کہ پچھلے پانچ سال سے اس اسمبلی کی جو کارکردگی ہے اور اسکے ممبران کی اور اسمبلی کے جو ملازمین ہیں انکے حوالے سے اس پراجیکٹ نے بہت زیادہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ اسکے علاوہ انہوں نے یہاں اسمبلی کے سامان کے حوالے سے چاہے وہ کمپیوٹرز ہیں، چاہے وہ ویب سائیٹ کے حوالے سے کوئی کام ہے چاہے وہ آئی ٹی کی ٹریننگز ہیں لینگویج کی ٹریننگز ہیں ڈرافٹس کی ٹریننگز ہیں ریسرچ کی legislative drafting کی ٹریننگز ہیں اس حوالے سے انہوں نے ممبران کی استطاعت کو بھی بڑھایا ہے اور اسمبلی ملازمین کی استطاعت کو بھی بڑھایا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے لیپ ٹاپ کمپیوٹرز اور latest مشینری جو تھی وہ اس ریسورس سینٹر کو دی ہے۔ پرنٹ میڈیا شاپ بھی اسمیں بنائی گئی ہے اور پرنٹ کے حوالے سے بھی اور لائبریری کے

حوالے سے بھی انہوں نے بہت کام کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا point کیا ہے آپ please آئیں۔ کیونکہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے بزنس بہت ہے۔ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

وزیر پراسیکیوشن: میں اصل میں اسمبلی کے اراکین کو بتانا چاہ رہی تھی کیونکہ ان کے علم میں شاید اتنی تفصیل نہ ہوں میں نے صرف دو تین منٹ ہی آپ کے لینے ہیں۔ تو اس ریسورس سینٹر کے حوالے سے جو پراجیکٹ چل رہا ہے سننے میں آیا ہے یہ جون میں تقریباً end پر آجائیگا شاید آپ کے بھی سننے میں آیا ہو۔ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کو ختم نہ کیا جائے اس کو ہم مزید، آپ اسمبلی کے سپیکر ہیں آپ کو بھی request ہے تمام اراکین کی طرف سے۔

جناب سپیکر: آپ میرے چیمبر میں آئیں This relates to the Assembly Secretariat . And you are talking about the USAID funded programme . ok. ok.

وزیر پراسیکیوشن: چونکہ سر! اس سینٹر سے ہم تمام لوگوں کو فائدہ ہوگا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ میرے دفتر میں آئیں ہم دیکھ لینگے اگر ضرورت پڑی تو We can send a request to the USAID to continue it . وہ ہم دیکھ لینگے۔ دیکھئے آج بہت بزنس ہے پھر یا تو آپ شام کے لئے سیشن رکھیں۔ دیکھیں یہ آپ dicide کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ لاء منسٹر صاحبہ! please آپ مجھے گائیڈ کریں۔ دو گھنٹے کی بحث ہے لائیوسٹاک کی تحریک پر بل پیش ہونے ہیں اور جمعہ کی نماز ایک بجے ہوتی ہے۔ you dicide اگر آپ کہیں تو میں نماز کے بعد سیشن رکھ لوں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): تھینک یو جناب سپیکر! لیکن میری گزارش یہ ہے کہ جب جمعہ کی نماز کے بعد اگر آپ سیشن رکھیں گے مجھے تو یوں نہیں لگتا ہے کہ سارے ممبرز پھر آئینگے۔

جناب سپیکر: یا تو پھر آپ مجھے ایجنڈے کی کارروائی چلانے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر یہ ممبرز ہمارے ساتھ تعاون کرینگے تو ہم اس کی کارروائی اسی طرح جاری رکھیں گے جیسے آپ کہہ رہے تھے۔

جناب سپیکر: دیکھیں ناں آپ سب پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو جاتے ہیں اس طرح تو۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میری گزارش ہے آپ کے توسط سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے طارق بگٹی صاحب! آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ That will be the last point of order. پھر اس کے بعد۔ جی طارق صاحب!

جناب طارق حسین مسوری بگٹی: تھینک یو سپیکر صاحب! میں صرف آپ کی توجہ ڈسٹرکٹ ڈیرہ بگٹی کے ایک اہم issue پر دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں لوگوں کے نقصانات اور rehabilitation کیلئے ڈی سی او کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس کمیٹی کے ممبرز صرف تین لوگ تھے اور صرف اور صرف پچاس بندوں کے نام بھیجے گئے اور اڑھائی کروڑ روپے خورد بُرد کرنے کی ایک تجویز دی گئی تھی۔ میں اس کی تحقیقات کی بھی ڈیمانڈ کرتا ہے اور نئی کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ جن لوگوں کے نقصانات ہوئے ہیں اُن تک یہ رقم پہنچائی جاسکے۔ Thank you Mr.Speaker.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آغا پلیز! ایک منٹ۔ اچھا جی آغا عرفان!

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: جناب سپیکر! آج ہمارے پی اینڈ ڈی کے منسٹر بھی بیٹھے ہیں' یہ سوال اُس دن میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کی تھی تو اسکا کوئی حل ابھی تک نہیں نکلا ہمارے آنرایبل لاء اینڈ پارلیمانی امور کے منسٹر! تو آپ نے کہا تھا کہ وہاں بیٹھ کے اس کے اوپر بات کرینگے۔ تو جناب! یہ اس حوالے سے ہماری PSDP کی اسکیمز اور APRP اور MPA,s کی فنڈز کی۔ تو جناب یہ فنڈز ابھی ہمیں مل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ہوگیا ہے سی ایم صاحب نے کردیا ہے وہ lapse نہیں ہونگے پرسوں انہوں نے میٹنگ میں کہہ دیا .That has been done جی سرکاری کارروائی۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: وزیر امور حیوانات بلوچستان حیوانات ذبح کنٹرول کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2010ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔ لائیوسٹاک منسٹر!۔ کون کریگا لائیوسٹاک کی طرف سے۔ جی لاء منسٹر صاحبہ یہ گورنمنٹ کا بل کون پیش کریگا۔ جی لاء منسٹر بتائیں گورنمنٹ نے کس کو authorize کیا ہے؟. On behalf of Livestock Minister

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس وقت منسٹر صاحب تو یہاں موجود نہیں ہیں اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ پارلیمنٹری افیئرز منسٹر ہیں یہ پیش کرینگے جی۔ جی آپ پیش کریں۔ آپ بتائیں

ناں پلیز! آپ مجھے گائیڈ کریں۔ اگر آپ پیش کر رہی ہیں تو کریں۔ یا آپ کسی اور کو authorize کریں مجھے پتانہیں ہے کہ آپ گورنمنٹ نے کس کو authorize کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: عبدالرحمٰن صاحب کہہ رہے ہیں کہ مجھے اجازت دی ہے۔

جناب سپیکر: میری طرف سے اجازت ہے اگر گورنمنٹ نے کسی اور کو authorize کیا ہے تو وہ پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیر قانون و پارلیمانی افیئرز وزیر امور حیوانات کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان حیوانات ذبح کنٹرول کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان حیوانات ذبح کنٹرول کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ جی ہاں یا ناں کی کوئی آواز تو آئے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان حیوانات ذبح کنٹرول کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ جی وزیر امور حیوانات' بلوچستان حیوانات ذبح کنٹرول کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں وزیر قانون و پارلیمانی افیئرز وزیر امور حیوانات کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان حیوانات ذبح کنٹرول کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان حیوانات ذبح کنٹرول کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان حیوانات ذبح کنٹرول کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2010ء) منظور ہوا۔ اسمیں جو مسودہ قانون نمبر 8 آیا ہے اسے 6 تصور کیا جائے پڑھا جائے۔ وزیر امور حیوانات' بلوچستان بکری محدود پابندی کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2010ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں وزیر قانون و پارلیمانی افیئرز وزیر امور حیوانات کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان بکری محدود پابندی کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان بکری محدود پابندی کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان بکری محدود پابندی کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر امور حیوانات بلوچستان بکری محدود پابندی کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں وزیر قانون و پارلیمانی افیئرز وزیر امور حیوانات کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان بکری محدود پابندی کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان بکری محدود پابندی کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان بکری محدود پابندی کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2010ء) منظور ہوا۔

تحریک التوا نمبر 2 پر عام بحث

جناب سپیکر: مورخہ 13/مئی 2010ء کو باضابطہ شدہ تحریک التوا نمبر 2 پر دو گھنٹے عام بحث۔ جی جعفر مندوخیل صاحب! تحریک کا آغاز کیجئے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: شکریہ جناب سپیکر! جو تحریک التوا ہم نے مویشیوں کی سمگلنگ کے لئے پیش کی تھی اسکو آپ نے بحث کے لئے منظور کیا ہے۔ کل اسکے اُوپر ہم نے تھوڑی بہت روشنی ڈالی تھی۔ بات یہ ہے کہ اسوقت پورے ملک میں بالخصوص صوبہ بلوچستان میں جو مویشیوں کی حالت ہے وہ ناپید ہوتے جارہے ہیں ختم ہوتے جا رہے ہیں دھڑا دھڑ انکی سمگلنگ شروع ہے افغانستان کم ایران زیادہ۔ ایران سے پھر آگے یہ middle east تک جاتے ہیں دبئی وغیرہ تک جاتے ہیں۔ اور ہمارے لائیواسٹاک کی جو پوزیشن ہے اسوقت وہ اس قابل نہیں ہے کہ ہم اسکی export کر سکیں۔ کیونکہ کوئی چیز اگر سرپلس ہوتی ہے اسکو export کیا جاتا ہے۔ اسوقت لائیواسٹاک ملک کے اندر ناپید ہیں۔ قیمتیں آپ کی چار مہینے کے اندر almost ڈبل ہو چکی ہیں۔ ساڑھے چار سو پانچ سو تک فی کلو۔ لہٰذا اسمبلی کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا تھا اور اس پر دوسرے معزز ممبران بھی بحث کریں گے کہ بھئی اس مسئلے کے اوپر ہم کس طرح کنٹرول کریں؟ آپ کے سامنے ہے دو سال پہلے ہم نے گندم export کرنے کی اجازت دیدی تھی۔ گندم کی بوری پندرہ سو سے ساڑھے تین ہزار

تک پہنچ گئی۔ پھر دوبارہ ہمیں خود import کرنا پڑی۔ آج ہمارے لائیو اسٹاک کی پوزیشن یہ ہے کہ اگر ہم لوگوں نے سمگلنگ کی روک تھام نہیں کی نمبر ایک جو صوبے کے ساتھ بھی زیادہ تعلق رکھتا ہے اور زیادہ اکثریت اُنکی وفاقی حکومت کے ساتھ ہے۔ کیونکہ کسٹمز وہ بھی وفاقی حکومت کے under آتے ہیں اور ایف سی بھی وفاقی حکومت کے کہنے پر عمل کرتی ہے نمبر ایک اسکی سمگلنگ روکی جائے۔ اگر ہم اسکی سمگلنگ نہیں روکیں گے جو حالت ہم نے بیان کی ہے وہ انتہائی خراب ہو جائیگی۔ نمبر دو وفاقی حکومت اسوقت جو پرمنٹ اشو کر رہی ہے وہ اس کے اوپر فوری پابندی لگا دے۔ میں اس فلور پر صاف کہتا ہوں کہ کسی ملک کی بھی پرمٹ اشو نہیں ہو رہی ہیں دوسروں کے لئے اشو نہیں ہو رہی ہیں صرف اپنے ہی مفاد کے لئے اشو ہو رہی ہیں جو ایکسپورٹرز ہیں وہ فی یونٹ اُنکو پیسے ادا کر رہے ہیں اُسی کے مطابق اُنکو پرمٹ ملتی ہے اس پرمٹ کو لے آ کر کے چاہے صوبے میں ہوں چاہے کراچی سے بذریعہ سمندر ہوں سمگلروں کو دھڑا دھڑ ایکسپورٹ ہو رہا ہے۔ اور ایک پرمٹ کے اوپر اگر دس ہزار مویشی آتے ہیں تو اسکے اوپر بیس ہزار مویشی بھی سمگلنگ کئے جاتے ہیں تیس ہزار مویشی بھی۔ حتیٰ کہ ابھی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اس کے اوپر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ سعودی afford کر سکتا ہے مہنگا جانور خریدنے کے لئے یا مہنگا گوشت خریدنے کے لئے۔ ہمارے جو اسوقت فنانشل لوگوں کی حالت ہے وہ تو یہ ہے کہ دال خریدنے کی انکی حالت نہیں رہ گئی ہے۔ غریب لوگوں کو چھوڑ کر آج متوسط طبقہ وہ اس قابل نہیں رہا ہے کہ وہ گوشت خرید کر لے آئے۔ ہمارے پاس اگر خود اپنے جانور ذبح نہیں کر لیں چلو خدا کا شکر ہے پیسے ہیں لیکن قصاب سے اگر گوشت منگواتے ہیں تو وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اسے کھایا جائے۔ اگر خود جانور منگوا کر کے ذبح کر لیں تو وہ چھ سو روپے سے زیادہ کلو پڑتا ہے۔ ملک کے اندر یہ حالت ہے اور ہمارا بارڈرز کے اُوپر کنٹرول نہیں ہے اُلٹا اُسکے ایکسپورٹ کی اجازت دے دی جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ حالت یہ بن جائے گی کہ اسوقت پانچ سو میں گوشت کلو ہے اگلے سال آپ کو ہزار روپے میں بھی نہیں ملے گا۔ کیونکہ آپ کے لائیو اسٹاک کی ایک محدود تعداد ہے۔ اب لوگوں کے جو آ رہے ہیں اُنکو اچھی قیمت مل رہی ہے وہ دھڑا دھڑ اپنے مویشی بیچ رہے ہیں حتیٰ کہ نسل پیدا کرنے والی جو بھیڑیں ہیں اُن کو بھی بیچ رہے ہیں کہ چلو بھئی ہم کو قیمت مل رہی ہے۔ یہ قصائی خریدتے ہیں جو اچھے جانور ہیں وہ بیرون ملک سمگلنگ بھی ہو رہے ہیں اور بیرون ملک برآمد بھی ہو رہے ہیں۔ سب سے پہلے تو صوبائی ہوم ڈیپارٹمنٹ اسکے اُوپر یہ کر لے کہ یہ جو پرمنٹ ہم دیتے ہیں کیونکہ میں خود ہوم منسٹر رہ چکا ہوں ہم صرف بارڈر ایریا تک ان جانوروں کی پرمٹ دیتے تھے۔ ہمیشہ خاران کے لئے آتے تھے کہ اونٹوں کی پرمٹ دے دیں۔ بابا! وہاں پر ایک قصاب بھی اونٹوں کا نہیں ہے کہ آپ کس لئے پرمٹ مانگتے ہیں جب

میں منسٹر تھا تو میں یہ جواب دیتا تھا۔ وہ جاتے تھے اُدھر سے آگے ایران یا دالبندین کے لئے مانگتے تھے تفتان کے لئے مانگتے تھے۔ آج بھی چونکہ دفعہ 144 کے تحت جو پابندی ہوتی ہے وہ مخصوص جو بارڈر ایریاز کے لئے لوگ لے جاتے ہیں پھر اُدھر سے اُس بہانے سمگل کرتے ہیں۔ ایک تو اُن پرمٹوں کے اوپر وزیر داخلہ دیکھ لیں کہ انکی کیا requirements ہیں۔ واقعی جو کھانے کے لئے ہیں وہ تو اُنکو بیشک دے دیں۔ لیکن اگر اتنی تعداد میں انکی requirements ہیں کہ وہ صرف سمگلنگ purpose کے لئے آگے جا کر کے بارڈر تک پرمٹ کے ذریعے پہنچاتے ہیں بارڈر کے بعد پھر وہ ایف سی اور ملیشیاء اور انکے ساتھ مل ملاوٹ کرکے آگے بیرونِ ملک سمگل کر لیتے ہیں۔ تو میں اس پر یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ یہ اسمبلی تو بحث کر لے گی کہ ہم یہ جو تحریک التوا ہے اسکو پھر قرارداد کی شکل میں پیش کریں اور کچھ پوائنٹس میں نے نوٹ کیئے ہیں وہ بھی میں آپکو بتا دوں گا۔ ایک یہ ہے کہ لائیو اسٹاک سیکٹر یہ deplete ہوتا جا رہا ہے حکومت اسمیں investments کرے۔ اگر آپ اسکے پانچ سال کا ریکارڈ دیکھ لیں 2004-05ء میں point four percent اور 2003-04ء میں point three percent رکھا گیا تھا ایک 2005-06ء میں تھوڑا وہ بھی پھر خورد بُرد ہو گیا تھا two point five رکھا گیا تھا۔ 2009-10ء میں point three percent لائیو اسٹاک کے لئے رکھا گیا تھا۔ ابھی جو موجودہ بجٹ گزرا ہے اس میں point two four percent جو لائیو اسٹاک کے لئے گورنمنٹ نے allocation کی ہے۔ ایک تو اس allocation کو بڑھایا جائے۔ لائیو اسٹاک سیکٹر میں investment کیا جائے تاکہ ہمارا لائیو اسٹاک وہ deplete ہونے سے بچ جائے۔ تو یہ میری گزارش تھی کہ ایک تو لائیو اسٹاف سیکٹر میں گورنمنٹ investment بڑھائے ماشاء اللہ اسوقت پیسے ہمارے پاس آئے ہیں این ایف سی ایوارڈ کے تحت حکومت کو اچھی کامیابی ملی ہے پیسے آئے ہیں لائیو اسٹاک سیکٹر کو positively کوئی support دی جائے کیونکہ بلوچستان کی سب سے بڑی آبادی لائیو اسٹاک اور ایگریکلچر پر depend کرتی ہے۔ انکو اتنا بجٹ دیا جائے تاکہ یہ چیزیں بڑھ سکیں۔ اور سمگلنگ کے اوپر وزیر اعلیٰ صاحب personally بھی اور یہ اسمبلی بھی سمگلنگ کے اوپر اور یہ انکی جو پرمٹس ایشو ہوتی ہیں صوبے کی طرف سے ہم اسکے اوپر احتجاج بھی کریں اور انکو کنٹرول بھی کریں۔ ورنہ اگلے سال کے لئے میں نے کہا کہ کچھ بھی نہیں رہے گا۔ جس طریقے سے وہ جا رہے ہیں' اس طریقے سے میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کا آپ چھوڑیں جو پنجاب سے آرہے ہیں وہ سب جا رہے ہیں۔ آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ بارڈر کی طرف روزانہ سینکڑوں ٹرک رواں دواں ہیں جن میں بیل' بکری اور گائے وغیرہ سمگل ہو رہے ہیں اِدھر لوگوں کو کھانے

کے لئے گوشت نہیں ملتا۔ جیسے میں نے پہلے عرض کی کہ ہماری پچھلی گورنمنٹ نے ایک غلطی کی تھی کہ اس نے گندم کے ایکسپورٹ کی اجازت دے دی تھی اسکا کیا اثر ہوا؟ کہ گندم پندرہ سو سے ساڑھے تین ہزار روپے تک بوری پہنچ گئی۔ پھر دوبارہ double یا tripple قیمت پر ہمیں امپورٹ کرنا پڑی۔ ڈھائی سو ڈالر یا دو سو ڈالر میں ہم نے ایکسپورٹ کیا پھر پانچ سو ڈالر فی ٹن ہم لوگوں نے امپورٹ کیا۔ لیکن وہ قیمتیں آجتک ہم کنٹرول نہیں کر سکے ہیں۔ یہی لائیو اسٹاک کا حال ہے کہ اگلے سال شاید آپ کو آسٹریلیا' نیوزی لینڈ اور دوسروں سے امپورٹ کریگا۔ لیکن وہ امپورٹ پرائس آپ کو ہزار بارہ سو روپے فی کلوگرام پڑے گا۔ وہ afford کون کر سکتا ہے؟ لہٰذا جس چیز کی ویسے بھی ملک میں اگر کمی ہوتی ہے اسکو امپورٹ کیا جاتا ہے ایکسپورٹ نہیں کیا جاتا۔ تو اسکے لئے میں نے ایک قرارداد بھی بنائی ہے کہ میں سفارش کرتا ہوں یہ اسمبلی کی طرف سے کہ یہ صوبائی حکومت ان کے کنٹرول کے لئے سخت ترین اقدامات کرے اور وفاقی حکومت سے بھی اس سلسلے میں رجوع کرے کہ جو ایکسپورٹ پرمٹ وہ لوگ دے رہے ہیں اُن کو فوری طور پر بند کریں۔ اور جو دیئے ہیں اُن کو بھی منسوخ کریں۔ اور چونکہ بارڈر فورسز کا زیادہ تر تعلق وفاقی حکومت سے ہے' وفاقی حکومت انکی سمگلنگ کے اُوپر مکمل کنٹرول کرلے تاکہ اپنے لوگوں کو کھانے کی کوئی چیز میسر ہو۔ ایک مہنگائی کا یہ حال ہے کہ لوگوں کی قوتِ برداشت ختم ہے اُوپر سے ہمارے جو مال مویشی ہیں یا کھانے پینے کا سامان ہے وہ بیرون ملک سمگل ہو رہا ہے تو ہمارے لوگوں کیلئے کچھ نہیں بچے گا۔ یہ قرارداد میں نے مشترکہ طور پر بنائی ہے وہ میں آپ کے حوالے بھی کرلیتا ہوں اور کیونکہ ابھی نماز کا ٹائم آرہا ہے اسکے بعد شاید اسمبلی prorouged ہو جائے تو میں اِتنی ہی بات کے اُوپر اپنی تقریر مختصر کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کوئی اور بات کرنا چاہتا ہے۔ چلیں آپ بات کرلیں اسکے بعد وزیر داخلہ بات کریں گے۔ جی محمد نواز صاحب! منسٹر بی ڈی اے۔

حاجی محمد نواز (وزیر بی ڈی اے): شکریہ جناب سپیکر! جناب جعفر خان مندوخیل نے جو نکتہ اُٹھایا ہے کہ جانوروں کی جو سمگلنگ ہو رہی ہے اور جو پرمٹ اسلام آباد میں دی جارہی ہیں اور یہاں تقریباً دس ہزار کی پرمٹ پر بیس ہزار سمگل ہو رہے ہیں۔ یہ تو ایک مخصوص طبقہ کر رہا ہے یہ عام نہیں ہے۔ تو ظاہر بات ہے اثر و رسوخ والے اور ایف سی والے اُنکے ساتھ یقیناً ملے ہوئے ہیں۔ جہاں تک بارڈر والوں کی جو وہاں کے لوگ ہیں جو وہاں کے قصاب خانے ہیں تو اُنکے جو جائز حقوق ہیں انہیں نہیں مل رہے ہیں۔ پچھلے سال ہمارے پاس کئی بار چمن کے قصاب آئے اور اُنہوں نے یہی مطالبہ کیا کہ خدارا ہم جانور یہیں کوئٹہ میں ذبح کرکے چمن لے جاتے

ہیں۔اور راستے میں اس کی حالت بگڑ جاتی ہے اور وہ گوشت خراب ہو جاتے ہیں۔لیکن ہمیں زندہ جانور لے جانے کے لئے نہیں چھوڑتے بقیہ جتنے بھی لوگ ہیں ہزاروں کے حساب سے جانور لے جا کر کے افغانستان سمگل کر رہے ہیں۔لہٰذا اس چیز کا خاص خیال رکھا جائے کہ جب سمگلنگ پر اس چیز پر پابندی ہوگی تو یہ قصابوں کے لئے ایک مخصوص کوٹہ بھی رکھا جائے کہ مہینے میں آپ کو اتنا کوٹہ ملے گا آپ ایک مہینے میں اِتنے جانور لے جا سکیں گے۔اور اِس میں ایف سی کا جو دخل ہے اُسکو یکسر ختم کیا جائے اور اس کا اختیار ڈی سی او کو دیا جائے کہ وہ اپنے علاقے میں چونکہ ہر area میں ہر بارڈر area میں ڈی سی او موجود ہوتا ہے اُسکے ذریعے سے یہ کام چلایا جائے۔شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی فنانس منسٹر! اس پر بات کریں گے؟

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب! ہمارے آنرایبل ممبر جعفر خان مندوخیل صاحب نے جو تحریک التوا پیش کی ہے بالکل سپیکر صاحب! یہ حقیقت پر مبنی ہے۔جب جانوروں کی سمگلنگ پہلے نہیں ہوتی تھی، یہاں میں خود کبھی کبھار جانور خریدنے جاتا تھا تو اونٹ کی قیمت پندرہ ہزار یا سولہ ہزار یا بیس ہزار تک تھی۔اور بیل کی قیمت دس، گیارہ، بارہ اور پندرہ تک تھی۔سپیکر صاحب! آپ یقین کریں میں سبی میلہ میں گیا تھا تو وہاں میں نے جانوروں کی قیمتیں پوچھیں تو اونٹ کی قیمت سپیکر صاحب! ایک لاکھ سے above ایک لاکھ بیس ہزار، ایک لاکھ تیس ہزار، ایک لاکھ چالیس ہزار، ایک لاکھ پچاس ہزار۔اسی طرح جو بیل تھے اُن کی قیمت بھی پچھلے ادوار کی نسبت تقریباً دس گنا زیادہ تھی۔جو بھیڑ، بکری اور دُنبے پہلے ہزار، پندرہ سو یا دو ہزار میں ایک اچھی چیز ملتی تھی ابھی اس کی قیمت چھ سات ہزار تک پہنچ چکی ہے۔سپیکر صاحب! اگر سمگلنگ کا ratio اسی طرح رہا تو میرے خیال میں، جیسے جعفر بھائی نے کہا کہ آئندہ ہمیں گوشت کھانے کیلئے بھی نہیں ملے گا۔جو نسل کشی کے اچھے جانور ہیں ان کو بھی لوگ بیچ رہے ہیں۔اور بالا ناڑی کے جو اچھی نسل کے مویشی ہیں وہ بھی لوگ بیچ رہے ہیں۔آپ یقین کریں سپیکر صاحب! تین چار دن پہلے میں نے خیرات کیلئے دو بیل منگوائے وہ بالا ناڑی نسل کے تھے۔کیونکہ قیمتیں اچھی ہیں لوگ اپنے سارے مویشی بیچ رہے ہیں۔تو سپیکر صاحب! میری بھی یہی گزارش ہے چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، کہ ان کی سمگلنگ پر قابو پایا جائے۔

جناب سپیکر: جی قائد ایوان صاحب!

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (قائد ایوان): جناب سپیکر! پراونشل گورنمنٹ مال مویشیوں کے ایکسپورٹ کیلئے کوئی پرمٹ نہیں دے رہی ہے۔ .This is very clear میں میر عاصم کرد سے کہتا ہوں کہ وہ میر ہمایوں

کردسے کہیں کہ وہ لائیواسٹاک کا وزیر ہے وہ پرمٹ دے رہا ہے یانہیں دے رہا ہے؟ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: جی سرور موسیٰ خیل صاحب! منسٹر لیبر۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت وافرادی قوت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب سپیکر! مال مویشی کی سمگلنگ کے حوالے سے تحریک التواپر بحث ہورہی ہے۔ جناب سپیکر! آپ کومعلوم ہوگا کہ موسیٰ خیل ڈسٹرکٹ بلوچستان کے اُن اضلاع میں شامل ہے جہاں مال مویشی کی سب سے زیادہ تعداد پائی جاتی ہےاور جہاں لوگوں کی تقریباً 75% آبادی کا ذریعہ معاش مال مویشی پرمنحصر ہے۔جناب سپیکر! کوئٹہ میں جب گوشت کا کلو 200 روپے ہوتا تھا تو اسوقت بھی ہمارے ہاں 125 روپے کلو ہوتا تھااور وہ گوشت کوئٹہ والے گوشت سے بہتر ہوتا تھا۔ اس لیئے کہ ہمارے ہاں مال مویشی کی تعداد بہت زیادہ ہے۔اور پھر وہاں اللہ کا کرم ہے بارشیں بھی زیادہ ہوتی ہیں، گھاس بھی زیادہ ہے اس لیئے مال کمزور بھی نہیں ہوتا۔لیکن اب حالت یہ ہے جناب سپیکر! کہ وہاں بھی ڈھائی تین سو کے درمیان کلو بکتا ہے جو آج سے چھ مہینے پہلے دوسوروپے ہوتا تھا۔ جناب سپیکر! میری معلومات کے مطابق پچھلے سیزن میں جو عید کا سیزن تھا اسمیں صرف موسیٰ خیل سے جو کراچی مال مویشی پہنچے ہیں وہ کوئی تین سوٹرک تھے۔

جناب سپیکر: تین سو؟

وزیر محنت وافرادی قوت: تین سوٹرک صرف موسیٰ خیل سے گئے تھے جو میری معلومات ہیں۔اس کے علاوہ دوسرے راستوں سے بھی گئے ہونگے۔تو جس طرح جعفر مندوخیل نے کہا اگر یہی سلسلہ برقرار رہا تو جناب سپیکر! وہ اضلاح جہاں مال مویشی نہیں پائے جاتے وہاں کے لوگوں کی پتا نہیں کیا حالت ہوگی۔ جب ہماری یہ حالت ہے کہ جہاں بے شمار مال مویشی ہیں اور جناب سپیکر! سیزن میں ہمارے ہاں صرف پشم جو ملتان جاتی ہے وہ کوئی دوسوٹرک ہیں۔اب وہ کم ہو کے میرے خیال میں کوئی پچاس ساٹھ ٹرک پر آ گئی ہے اس کا مطلب ہے مال مویشی وہاں سے نکل گئے اور باہر لوگوں نے بیچ دیئے۔تو اِن حالات میں میری تجویز یہ ہے کہ اگر کوئی اسطرح کا فیصلہ ہو اور اسطرح کی کوئی رولنگ آپ دیں کہ جو بھی فورسز ایجنسیاں ہیں وہ ضلع wise انکو کنٹرول کریں۔کہ موسیٰ خیل کا مال باہر نہ جائے ،ژوب کا مال باہر نہ جائے اگر اسی طرح سلسلہ جاری رہا جیسے ابھی ہے تو میرے خیال میں بے تحاشا یہ جو ایک سہولت لوگوں کو حاصل ہے گوشت کی اور ہمارے ہاں بلوچوں اور پٹھانوں میں گوشت کا استعمال بھی بہ نسبت دوسرے اقوام کی بہت زیادہ ہے۔تو میرے خیال میں ہم بھی پھر حیران ہونگے۔ لاہور والوں کی طرح دال ہم پکا نہیں سکتے، گوشت مہنگا ہو جائیگا۔تو پتا نہیں جناب سپیکر ہمارا کیا بنے گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔جی علی مدد جتک صاحب!

حاجی علی مدد جتک: سپیکر صاحب! ہمارے جو ہوم منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx وہ کس مرض کی دوا ہیں۔ بایدہے ڈنڈا اس کے ساتھ ہو باہر ڈروں کو سنبھالیں سمگلنگ کرنے نہیں دیں۔

Mr . Speaker: Un-parliamentary words stands expunged .

منسٹر صاحب! ان کو ختم کرنے دیں .Then I will give you the floor

حاجی علی مدد جتک: سر! میں نے منسٹر صاحب سے یہی اپیل کی ہے کہ آپ سمگلنگ کو روکیں۔ ہمارے ہاں کوئی پرمٹ نہیں دے رہا ہے بایدہے اِس کے ہاتھ میں ہے۔

جناب سپیکر: اسفند! آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔جی منسٹر فوڈ!

جناب اسفند یار کاکڑ (وزیر خوراک): جناب سپیکر! جیسے جعفر خان صاحب نے ایک Question کیا تھا " کہ سمگلنگ ہو رہی ہے۔اسی حوالے سے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں زیادہ تر باتیں تو مولوی سرور صاحب اور جعفر خان صاحب نے کیں۔ اور میر عاصم کرد گیلو صاحب نے بھی بہت اچھی باتیں کیں۔لیکن میں اسطرح گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان کی زیادہ تر آبادی کا انحصار مال مویشی یا زراعت پر ہے۔آج کل زراعت تو ویسے ہی بجلی کی وجہ سے تباہ ہو چکی ہے Water Table بہت نیچے گر چکا ہے۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ مال مویشی کی جو سمگلنگ ہے اِس وقت بہت ہی گرم کاروبار اس کا ہو رہا ہے بہت ہی عروج پر ہے۔تو خاص طور پر یہ پرمٹ جو فیڈرل سے دی جا رہی ہیں' میری خصوصی یہ گزارش ہے اس ایوان کے توسط سے کہ اس کو فوری بند کیا جائے اور ڈسٹرکٹ ٹو ڈسٹرکٹ کمشنرز کے ذریعے اسکا مخصوص کوٹہ دیا جائے۔اور خاص طور پر بارڈروں کو بند کیا جائے۔بارڈر بند ہونے کے سلسلے میں جناب سپیکر سمگلرز کو فائدہ بھی بہت ہوتا ہے۔ایک جانور کے اوپر ریٹس بھی بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔لیکن اسکو Province میں allow کیا جائے اور باہر نہ چھوڑا جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔جی محترمہ نسرین صاحبہ! ذرا آپ پلیز! بریف کریں کیونکہ نماز پڑھنے کیلئے بھی جانا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب سپیکر! باقی شاید اُنکے علم میں نہ ہوں اور کوئی confusion اُس سے پھیلے۔ یہ اگر دیکھیں میٹروپولیٹن ڈان نیوز کا فرنٹ پیج ہے۔ ہر تحریک التوا کے پیچھے وہ لکھا ہوا ہے۔اس میں باقاعدہ یہ export کے لئے ship میں load کیئے جا رہے ہیں۔ وہ تو پرمٹ کے تحت کراچی میں ship میں load

*بحُکم جناب سپیکر غیر پارلیمانی الفاظ xxxxxxxxxxxxxxx کارروائی سے حذف کردیئے گئے۔

کیئے ہیں۔اور نیوز کیا ہے The government decision to allow the export of livestock instead of curbing the ramping smugglings of animals to western countries is resulting to further depletion of the country.......

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جعفر صاحب! وہ پڑھ لیں گے' تراشہ لگا ہوا ہے ناں۔ چیف منسٹر صاحب نے کہا پھر ہوم منسٹر اِس کو wind-up کریں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: نہیں میں انکا clearance دینا چاہتا ہوں تا کہ با قاعدہ' واقعی ایکسپورٹ پرمٹ کا بھی اجراء ہورہا ہے۔

جناب سپیکر: جی نسرین صاحبہ! But Mohtarma please be brief کیونکہ ہم نے نماز کیلئے پھر جانا ہے۔

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (وزیر): بِسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرَّحیم۔ جی ٹھیک ہے۔تھینک یو جناب سپیکر! ایوان کے سارے لوگوں نے بہت مختلف طریقے سے اِس قرارداد کے حوالے سے باتیں کی ہیں۔ہمیں اس بات پر بہت غور کرنا ہوگا کہ دس سال کے اندر thousand% اِس کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ جناب سپیکر! ہم اپنی آنے والی generation کیلئے میرا خیال ہے کہ جیسے چینی کا بحران آیا تھا۔

جناب سپیکر: اگر فنانس منسٹر اور وا سا منسٹر تھوڑا آرام سے آہستہ بات کریں تا کہ دوسرے disturb نہ ہوں This is my request.

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (وزیر): اگر اسی رفتار سے یہ قیمت بڑھتی رہی تو پھر میرا خیال ہے کہ gold اور پھر گوشت میں فرق نہیں رہیگا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے تھینک یو۔ جی جان علی صاحب! Only few minutes

Mr . Jan Ali Changezi (Min: Quality Education): Thank you sir I will take only one minute .

سر! جعفر مندوخیل صاحب نے جس مسئلے کی جانب ایوان کی توجہ مبذول کرائی یقیناً مبارکباد کے مستحق ہے۔ جناب عالیٰ! بات میرے خیال میں یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس جانوروں کی تعداد زیادہ ہے یا کم ہے۔بات قانون کی ہے جو چیز سمگلنگ ہورہی ہے وہ غلط ہے۔لہٰذا میں اس بات کی حمایت میں نہیں ہوں کہ ہمارے

ہاں اگر کسی چیز کی فراوانی ہے تو اسکی سمگلنگ ہم ہونے دیں۔لہٰذا میں بھی چاہونگا کہ اسکی نہ صرف سمگلنگ ہو بلکہ وہ تمام چیزیں جو پاکستان سے یا بلوچستان سے غیر قانونی سمگلنگ ہو رہی ہیں اُن پر پابندی عائد کی جائے۔اور اس سلسلے میں جناب عالی! بہترین طریقہ یہ ہے کہ اگر ہم کمشنر یز کو زیادہ فعال کریں اور اُن سے بازپُرس کریں۔مہربانی جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہوم! آپ last ہیں اس پر بات کریں۔ Then I will put it for vote.

میر ظفر اللہ خان زہری (وزیر داخلہ): جی جناب سپیکر! پچھلی دفعہ میرے ایک colleague نے جو question کیا تھا اسکے ذہن میں یہ تھا کہ شاید ہماری منسٹری سے یہ NOC ایشو ہوتے ہیں لیکن قائد ایوان نے ابھی clear کر دیا کہ ہماری طرف سے اور صوبائی گورنمنٹ یا ہوم ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا۔جعفر مندوخیل صاحب نے ابھی کہا ہے کہ یہ وفاق سے ہوتا ہے جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا ایک چیز منسٹر صاحب! یہ بتائیں کہ یہ ڈپٹی کمشنر ز وغیرہ راہداری نہیں دیتے؟

وزیر داخلہ: ہاں جناب! اس سلسلے میں ہم لوگ اپنی گورنمنٹ کی سطح پر یہ کر دیا ہے ہمارے ہوم سیکرٹری صاحب نے تمام کمشنر ز اور ڈپٹی کمشنر ز کو ایک circular ایک letter لکھا ہے کہ ڈسٹرکٹ ٹو ڈسٹرکٹ اسکو جانے نہ دیا جائے۔تو پھر بات وہاں آ کے رُک جاتی ہے کہ اگر وفاقی گورنمنٹ سے منسٹری آف لائیو اسٹاک اگر NOC دیتی ہے کہ لیگل اس کے بعد ایک پرمٹ ہوتی ہے اس کو روکنا تھوڑا سا مشکل ہوتا ہے۔چاہے وہ بارڈر کا ایریا ہو یا ڈسٹرکٹ ٹو ڈسٹرکٹ۔مسئلے کا اگر پائیدار حل نکالنا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں یہ معاملہ منسٹر فنانس کے سپرد کیا جائے۔اس قسم کی چیزیں مَیں نے دیکھی ہیں۔ایک دفعہ مَیں اپنے شوق سے بچی لینے گیا تھا تو وہاں ایک عورت آئی وہ اپنے مریض کے لئے سو روپے اس کے پاس تھے کہ مجھے اسکا گوشت دیں سو روپے میں اُس نے گوشت کے دو ٹکڑے اس کو دیئے۔پھر میں نے دو کلو اسکو لے کر دیئے۔یہ افسوسناک واقعہ ہے میں ڈھاڈر سے آ رہا تھا منسٹر فنانس کے ایریا سے۔ڈیڑھ سو ٹرک مَیں نے خود گنے تھے جو بھرے ہوئے آ رہے تھے۔تو میرا خیال ہے کہ اس معاملے کو قائد ایوان اور گیلا صاحب کے سپرد کیا جائے تا کہ اس کا پائیدار حل نکلے۔جناب والا! ہم نے اپنی طرف سے کمشنر ز اور ڈپٹی کمشنر ز کو پابند کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ ٹو ڈسٹرکٹ اسکو کنٹرول کیا جائے۔اگر وہاں سے کچھ نہ ہو تو اس چیز کی ذمہ داری مَیں لیتا ہوں کہ یہ سمگلنگ نہیں ہو گی شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے تھرو ensure کرائیں کہ اسطرح کی چیزیں اگر غیر قانونی ہیں تو نہ ہوں۔ Now I put it for vote. اس تحریک التوا کو قرارداد کی شکل میں کر لیں؟ قرارداد کی شکل میں

اسکو کر دیں جی۔جعفر خان کی تحریک التوا نمبر 2 کو قرارداد کی شکل میں منظور کیا جاتا ہے۔سیکرٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سنائیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I Nawab Zulfiqar Ali Magsi , Governor Balochistan , hereby order that on conclusion of business , the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Friday , the 14th May , 2010

sd/

(**Nawab Zulfiqar Ali Magsi**)

Governor Balochistan

جناب سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 12 بجکر 40 منٹ پر غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہوا)